فہرست بعض مطالب اشاعۃ السنہ جلد نہم بابت سنہ ۱۳۰۴ھ مطابق سنہ ۱۸۸۶ء

اِشَاعَةُ السُّنَّةِ النَّبَوِيَّة

عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالتَّحِیَّۃ

نمبر اول دوم سوم — معہ — جلد نہم

ضمیمہ متضمن مسائل مذہب محدثین اہل السنۃ

بابت سنہ ۱۳۰۳ھ مطابق سنہ ۱۸۸۶ء

اصول و ضوابط و شرح قیمت رسالہ و ضمیمہ

(۱) یہہ رسالہ اور اسکا ضمیمہ دونو ماہواری ہین (۲) ضمیمہ اکثر رسالہ سے علحدہ شائع ہوتا ہی (۳) ضمیمہ رسالہ سے علحدہ فروخت نہین ہوتا۔ رسالہ بدون ضمیمہ ملسکتا ہی (۴) رسالہ کے اصول و اغراض ذیل ہین۔

(الف) اصول اسلام اور اُسکے فروع عظام سے خصوصًا جو متعلق معاشرت ہون بحث کرنا۔

(ب) اہل اسلام کے مختلف فرقون کی باہمی اتحاد و اتفاق مین کوشش کرنا۔

(ج) مسلمانون کی دنیادی ترقی کے مضامین شائع کرنا۔

(د) پولیٹیکل مضامین سے جنکو مذہب سے تعلق ہو بحث کرنا اور قوم کی مذہبی ضرورتون کو گورنمنٹ مین پیش کرنا اور گورنمنٹ کے حقوق سے جنکی مذہب مین ہدایت ہی قوم کو آگاہ کرنا۔

(۵) ضمیمہ کا فرض صرف مسائل فرعیہ مذہب محدثین سے بحث کرنا ہے۔

(۶) قیمت رسالہ عمومًا عہ سالانہ ہی خواص (رؤسا اہل اسلام) بنظر اعانت للعہ عنایت فرماتے ہین بعض اشخاص سے جنکی آمدنی چالیس روپیہ ماہوار سے زیادہ نہین رعایۃً چھ روپیہ لیے جاتے ہین۔ جنکی آمدنی دس روپیہ سے زیادہ نہین اُنسے تین روپیہ جو دس روپیہ ماہوار بھی آمدنی نہین رکھتے پر علمی بضاعت رکھتے اور اس رسالہ کی اشاعت کرتے ہین اُنسے دعا خیر ضمیمہ کی عام قیمت تین روپیہ ہی خاص چھہ روپیہ رعایتی عہ ادنٰی ۱۲ اور آخری ثواب آخرت۔

(۷) ان مراتب خمسہ کا تصفیہ و تقرری خریدارون کے بیان یا ایمان پر ہے۔

(۸) خط و کتابت وارسال زر مہتمم کے پورے نام و خطاب سے حسب نشان ذیل ہونا چاہیے۔

(۹) سبیل ارسال زر بیجز منی آرڈر یا ہنڈوی اور کوئی نہو ورنہ مہتمم ذمہ وار نہو گا۔

ابو سعید محمد حسین مہتمم رسالہ اشاعۃ السنۃ لاہور محلہ سید مٹھہ

اشتہار

انگریزی حصہ اشاعۃ السنۃ کا (جو مضمون نمبر ۴ نواب صاحب بہوپال اور انکی اسلامی یا ملکی بہلائی کا ترجمہ ہے) کمپوز ہورہا ہی جو عنقریب چھپ کر شائع ہوگا۔ اُسکی عام قیمت ۸/ رعایتی ۸/

تصحیح غلطی

سرورق رسالہ نمبر ۲ جلد ۸ مین اشتہار کشتہ طلا مین بجائے فی تولہ فی ماشہ صحیح سمجہنا چاہیے۔

مطبوعہ مطبع انجمن پنجاب لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

کیفیت سالانہ

سنہ ۸۵ مین خریداران اشاعۃ السنہ کی ترقی ہوئی ہو مگر صرف درجہ پنجم کی جو دعا خیر سے رسالہ کو مدد دیتے ہین اور روپیہ پیسے کو دنیائے ناپاک سمجھکر اس پاک رسالہ کے عوض مین دینا جائز نہین جانتے - اور وہ مالی خریدارون کی نسبت نمبر مین نصف سے بڑھ گئے ہین -

خریداران درجہ اول و دوم تغیر و تبدل کے بعد سال گذشتہ کے برابر رہے - درجہ سوم کے ابعد تغیر و تبدل (سات گھٹے (السدس) - چہارم کا ایک -

اس سال کی آمدنی پچھلے سب سالون کی نسبت کمی پر رہی ہے جسکی میزان ایک ہزار چھ روپیہ پانچ آنہ ہے - جو رسالہ کے مصارف کے لئے مکتفی نہوئی اور ناچار اس سال تین سو روپیہ قرض لینے کی ضرورت پڑی

ہمارے خریدارون کے ذمہ آخر سنہ ۸۵ اع تک چھ سو ساڑھے چھیاسی روپیہ دو آنہ باقی ہین - اگر وہ خدا کا خوف کرین - انصاف و مروت کو عمل مین لاوین - قومی ہمدردی کو اپنا فرض سمجھین تو اس تین سو روپیہ قرض کا ادا ہونا مشکل نہین - مگر افسوس کا مقام ہے کہ خوف خدا - مروت - انصاف و ہمدردی تو کجا بعض حضرات کو ننگ دنیا کا بھی خیال نہین - نہ وہ فہرست نادہندون مین اپنے نام نامی کی تشہیر سے ڈرتے ہین اور نہ نالش کی دہمکی سے خوف کرتے ہین - لہذا انکے معاملہ کو ہم خدا کی سپرد کرکے اس رپورٹ مین صرف ان معاونون کو جو ہمیشہ سے رسالہ کے حامی و مربی رہے ہین اس رسالہ کی مالی حالت کیطرف توجہ دلاتے ہین اور انسے امید رکھتے ہین کہ وہ اپنی عنایت و توجہ قدیم کو کارفرما ہو کر زر واجب ادا فرمائینگے - اور رسالہ کو اس قرض سے فارغ کرینگے -

اس مالی حالت کے مقابلہ مین جو رسالہ کی معنوی (مضامین کی) حالت ہے وہ ناظرین پر مخفی نہین ہے - ہم اپنے خیال مین اسحالت پر بحکم "کسے مال مست و کسے حال مست" ایسے مست و محظوظ ہین کہ اسکے مقابلہ مین اسکی مالی حالت کی کچھ پروا نہین کرتے اور یہہ عزم رکھتے ہین کہ جب تک ہمارے ذاتی مال و اثاث سے اس رسالہ کا کام چل سکیگا ہم اس رسالہ کی اشاعت اور اپنی قوم کی خدمت سے پہلو تہی نکرینگے -

* یہ مضمون اقتصاد الخ جیسا کہ اشاعۃ السنہ مین چھپا ہے مستقل بطور رسالہ بھی چھپا ہے خط کے اوپر کا نمبر اشاعۃ السنہ کا ہے اور نیچے کا نمبر مستقل رسالہ جہاد کا۔

ہمارے معاون بھی جب تک اسکی معنوی حالت کو پسند کرین اسکی معاونت کو اپنا فرض سمجھین اور اس بات کے منتظر رہین کہ مہتمم رسالہ کا ذاتی مال و اثاث خصوصاً کتب خانہ اسمین صرف ہوکر تمام ہولے تب ہم اسکی مدد کرین - **اور جب** وہ اسکی معنوی حالت کو ناخوشی کی نگاہ سے دیکھنے لگین تب اسپر ہمکو فوراً آگاہ کرین ہم اپنے ذاتی اور بعض اہل پسند کی استطاعت سے اسکا کام چلتا دیکھینگے تو اسکو چلاتے رہینگے ورنہ اسکو بند کر دینگے - یہہ امر ہمدردی - اخوت و نصیحت اسلامی کے مخالف ہی کہ اسکے مضامین کو پسند کرین اور معاونت سے دریغ روا رکھین - یا اسکے مضامین کو غیر مفید سمجھکر پسند نکرین اور اسپر سکوت فرماکر پرچہ کو جاری رہنے دین اور معاونت کا نام نلین -

ان معاونون کی خدمت مین جو اس رسالہ کے مضامین کو مفید اور اسکی معاونت کو اپنا قومی فرض سمجھتے ہین یہہ **التماس** کرنا بھی نامناسب نہین ہے کہ وہ اپنی آمدنی کے موافق اس رسالہ کی معاونت کرین - اور ہمارے ان الفاظ ٹیٹل پیج رسالہ کو کہ ان مراتب خمسہ کا تصفیہ وتقرری خریدارون کے بیان یا ایمان پر ہے" جنکو ہم ۱۸۹۸ء سے شائع کرتے چلے آئے ہین غور سے پڑہین - ہمکو **معلوم** ہوا ہے کہ بعض حضرات سو دو سو روپیہ ماہوار تنخواہ پاتے ہین پہر وہ آٹھ آنہ ماہوار سے زیادہ معاونت پرچہ نہین کرتے ہم انکو صاف کہتے ہین کہ جنکی آمدنی چالیس روپیہ ماہوار سے زیادہ معلوم ہوگی انکے نام ایک روپیہ ماہوار کے حساب سے بل جاری ہوگا - اسمین جو صاحب کچھہ عذر کرنا چاہتے ہین وہ بفور ملاحظہ التماس ہذا کرین - ورنہ اپنے آپکو ایکروپیہ ماہوار کا (جو اس رسالہ کی عام قیمت ہی) خریدار سمجھین -

مفت خوان حضرات کی خدمتمین یہہ التماس ہی کہ خدا تعالی نے مال کسوب مین چالیسوین حصہ (زکوۃ) سے زیادہ فرض نہین کیا - **مال غنیمت** سے خمس سے زیادہ نہین لیا - وہ حضرات اشاعۃ السنہ کے مال کو غنیمت کا مال سمجھتے ہین تو بہی وہ خمس سے زیادہ کے مستحق نہین ہین - لہذا ہم ان حضرات کو نمبر کو نصف سے خُمس تک گھٹانا چاہتے ہین - **اِن** حضرات کو مناسب ہے کہ یا تو اونی درجہ کے خریدار بنجاوین جنکو فی یوم ایک دھیلہ دینا پڑتا ہے جو کسی دال روٹی کھانیوالے پر شاق نہین ہی یا خود بخود استعفا یا معافی نامہ ارسال کرین یا ہم بذریعہ قرعہ اندازی یا اپنی تجویز کے اسمین تخفیف کرینگے - ہماری رائے مین وہ مولوی صاحب جو قوم مین مقتدا ہونیکے سبب ہر طرح سے معاونت کر سکتے ہین اور پہر نہین **(خوش فہمی پر ناخوشی)** کرتے اس تخفیف کے مستحق ہین -

ہمارے مضمون "خوش فہمی" نے ہمارے بعض احباب کو ناخوش کر دیا اور انکو ازخود رفتہ بناکر اس مضمون کے جواب

نمبر پرچہ	نمبر صفحہ	مطالب	مطالب	نمبر صفحہ	نمبر پرچہ
۱۰	۳۱۴/۵۴	شرط وجود پر دلائل حدیث سے	خلیفہ کا قریش ہونا ضروری ہے	۳۵۱	۱۱
"	۳۱۶/۵۶	صفات امام پر فقہ و کلام سے بحث	حضرت سلطان روم قریش نہیں اور نسب نامہ حضرت سلطان	"	"
"	۳۲۵/۶۵	شرط خلافت پر شہادت احادیث	نسب نامہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم	۳۵۲	"
"	۳۲۹/۶۹	بحالت لاچاری بلا امام رہنے کی اجازت پر حدیث کی شہادت	مضمون مسائل رسالہ اقتصاد کا خلاصہ	۳۵۶	۱۲
"	۳۳۱/۷۱	مسئلہ ۱۰۰۹۹۰ کے نتائج	اکثر مذہبی القاب کی بنا صرف دعوی پر ہے	۳۵۹	"
۱۱	۳۳۵	اپریل فول دو اہلحدیث اور اہلحدیث کی ترقی قومی کی تحدیث	اکثر ہندون اور عیسائیون وغیرہ کا اصل مذہب پر نہ ہونا۔	۳۶۰	"
"	"	حنفی وغیرہ مذاہب اسلامی کی توہین توہین اسلام ہے	مسلمانون کا بھی یہی حال ہے	۳۶۱	"
"	۳۳۶	حنفی مذہب کی مسائل کتاب و سنت کے موافق ہی ہیں۔	بعض اسلامی فرقون کی جنکو اہل سنت ناجی نہیں جانتے تفصیل	۳۶۲	"
"	۳۳۷	کذب کے وعید	اکثر حنفی حنفی نہیں ہیں۔	۳۶۷	"
"	۳۴۲	اہلحدیث سے عام مسلمانوں کی نفرت اور	اسی عام اصول کے موافق عامی بھی اہلحدیث کہلا سکتے ہیں۔	۳۶۹	"
	۳۴۳	اسکا سبب			
"	۳۴۴	اسمین انکی معذوری کا بیان	بعض ہمعصرون پر افسوس اور انکو برادرانہ نصیحت (لفظ وہابی کی استعمال پر)	۳۷۳	"
"	۳۴۸	تدبیر مصالحت			
"	۳۴۹	اشتہار جہاد ترکی یا افغانستان اور مسلمانان ہندوستان	تلخیص رسالہ علم الٰہی عقلی	۳۷۶	"
			خدا کی صنعت سے اوس کے وجود کا ثبوت	۳۷۸	"
"	۳۵۰	ہندوستان کے مسلمان گورنمنٹ کی مخالف کسی جہاد میں شریک نہیں ہو سکتے	تمت		
"	"	مسلمانون کے وہ مسائل جنسے یہ طمانیت حاصل ہے			

تصحیح غلطی - صفحہ ۳۴۰ سطر ۵ جلد ۱۰ (نمبر ۱۰) لفظ جھوکو طبع ثانی - صفحہ جلد ۱۱ کے اس فقرہ کا حاشیہ (القیم کا حاشیہ) موعود حاشیہ صفحہ ۲۸۰ کے بعد جلد ۱۰ کا لفظ نمبر (دو)

اطلاع

عبارات ملا صاحب خیساسانی کو جنکی اغلاط کی فہرست رسالہ نمبر ۱۲ جلد ۱۱ مین درج ہوئی ہے ہمنے علماء لاہور کے سامنے پیش کیا تو سبھی علماء نے بالاتفاق ان عبارات کو ناپسند کیا اور غلط قرار دیا بعض علماء کی تحریرات اور بعض کے ملفوظات ہمارے پاس محفوظ ہین معتقدین ملا صاحب نے ان عبارات کی غلط ہونے مین شک کرینگے تو ہم ان تحریرات و ملفوظات کو شائع کرین گے۔

مین ناشایستہ* کلمات کہنے اور خلاف واقعہ امور تحریر کرنے پر مجبور کیا۔

اس مضمون مین ہم انکو مخاطب کرنا نہین چاہتے صرف انکے ناظرین تحریر کو ان امور کے خلاف واقعہ ہونے پر اس غرض سے مطلع کرتے ہین کہ وہ سوءظنی و غلط فہمی سے بچین۔

پہلا امر خلاف واقعہ انکے تحریر مین یہ ہے کہ "امام ابوحنیفہ کے پیچھے پڑکر انکے محاسن کو معائب شمار کرتی ہین" اس کے خلاف واقعہ ہونے پر ہماری وہ تحریرات کافی دلائل ہین جنمین ہم ابوحنیفہ کی عیب شماری وطعن و توہین کو بکرات و مرات بیدینی ٹھہرا چکے ہین - دیکھو ضمیمہ سفیر ہند نمبر (۱۲) مطبوعہ ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء و اشاعۃ السنۃ جلد ۶ نمبر ۷ صفحہ ۱۹۸ و ۲۰۳ و نمبر ۸ صفحہ ۲۵۳ وغیرہ۔

دوسرا امر خلاف واقعہ - "امام بخاری کو بخارے سے اسلیئے نکالا گیا تہا کہ انہون نے ایک بکری کا دودہ پینے سے رضاعت ثابت کی تھی" اسکے خلاف واقعہ ہونے پر مقدمہ فتح الباری صفحہ ۵۹۱ قسطلانی جلد اول صفحہ ۴۲ - بستان المحدثین صفحہ ۱۱۳ ترجمہ مشکوۃ شیخ عبدالحق مرحوم دہلوی کی عبارات (جنمین صاف تصریح ہے کہ امام بخاری کا امیر بخارا کے مکان مین درس حدیث نکرنا اس اخراج کا سبب ہوا ہے) کافی دلائل ہین۔

تیسرا امر خلاف واقعہ - مولف اشاعۃ السنۃ نے ممبر کہا ہے کہ "مین علم حدیث مین حضرت عمر سے بہتر ہون" اسکے خلاف واقعہ ہونے پر ہم سردست یہ کہنا کہ ہمنے یہ بات کبھی نہین کہی اور نہ آیندہ کہہ سکتے ہین کافی دلیل سمجھتے ہین - اس سے آپ کی تسلی نہو تو ہم یہہ کہنے کو بھی تیار ہین "لعنۃ اللہ علی الکاذبین" - آپ سچے ہین تو اسپر آمین کہین - بالجہر نہ سہی آہستہ ہی سہی۔

ایک امر اس تحریر مین عقل و منطق کے مخالف کہا گیا اور ہمارے اس قاعدہ منطقیہ کو کہ "صدق شرطیہ کے لیئے امکان مقدم ضروری نہین" تسلیم کرکے کہا ہے کہ قضیہ شرطیہ مین جہان تعلیق بالمحال نہو مقدم کا وجود یا امکان ضروری ہے" اور یہ نہ سمجھا کہ ہمارے قضیہ قائلہ "ان کان نوح ابن الفرغانی ابن ابی مریم فلایصل الاعتماد علیہ" مین تعلیق بالمحال نہین تعلیق بالممکن ہے اور ابن الفرغانی کا ابن ابی مریم ہونا ممکن و مسلم ہے تو پہر اعتراض کہان باقی رہتا ہے - افسوس! یہ علم و فہم (مدرسہ علیگڈہ کی مسجد) اور یہ ہوس نکتہ چینی اشاعۃ السنۃ

اس مسجد پر کی تجویز پر جسکا عام اخبارون مین ذکر ہے ہم بھی صاد کرتے ہین اور اپنے گروہ اہلحدیث خصوصاً اسکے اعیان اہل وسعت و ثروت علی الخصوص نواب صاحب بہوپال اور بیگم صاحبہ والیہ بہوپال کی خدمت مین سفارشی ہوتے ہین کہ وہ بہی اس کار خیر مین شریک ہون الا اسکو سید احمد خان کے عقائد کی (جنمین وہ جمہور اسلام سے مخالف و متنفر ہین) آئندہ نہ سمجھین انکی عقائد کو اس مسجد سے کوئی تعلق نہین ہے - اس مسجد کے متعلق ہم بعض امور بطور مشورہ کہنا چاہتے ہین جیسا کہ مدرسہ علیگڈہ کی نسبت اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۲ جلد ۹ مین کہہ چکے ہین - ہمارے آنرایبل ان امور کو توجہ سے سننے کا وعدہ کرین - انگوری باغ* نہ کہدین تو ہم پرچہ آیندہ مین ان امور کو مفصل عرض کرینگے - اور بعد منظوری امور مذکورہ فراہمی چندہ مین گرمجوشی کے ساتھ سعی کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ -

* انگوری باغ کو ہم جانین یا ہمارے احباب یا ہماری وہ تحریری دستخطی ملاحظہ سے آپ کا عنایت نامہ اسمی خاکسار مورخہ ۱۱ اپریل سنہ ۸۶ گذرا ہے -

* جیسے لفظ عقبی - نیش زنی - جہل مرکب وغیرہ وغیرہ

نواب صاحب بھوپال

اور

اُنکے ملکی یا اسلامی بھائی

(جو لارڈ ڈفرن اور سر لیپل گریفن کے حضور مین ایک اپیل ہے)

ہر کس از دست غیر نالہ کند ۔۔ سعدی از دست خویشتن فریاد

نواب صاحب مقیم بھوپال کے ساتھ جو سلوک **گورنمنٹ** یا عہدہ داران گورنمنٹ کی طرف سے ہوا ہے اسپر ہم کو افسوس و **شکایت نہین** کیونکہ ہم کو اسکے سبب و اصل اصول کا علم نہین۔ ہماری شکایت ہمارا افسوس **اپنے** ہی اِن اعضا و اجزا (**ملکی یا اسلامی بھائیون**) پر ہے جو باوجود لاعلمی سبب و اصل اصول اِس سلوک کے نہ صرف موجودہ سلوک پر اپنی مسرت و اتفاق ظاہر کرتے ہین۔ بلکہ اسپر ہل من مزید کی صدا بھی بلند کر رہے ہین اور موجودہ و مجوزہ آیندہ سلوک کے وجوہات و اسباب وہ اپنے دل و دماغ سے نکالکر بزبان حال و قال گورنمنٹ کو یہ مشورہ دے رہے ہین کہ اسوقت تک جو کچھ اُنسے سلوک ہوا ہے یہ باوجود عدل و انصاف ہونیکے کافی نہین ہے گورنمنٹ کو کچھ اِس سے بڑھکر بھی کرنا چاہئے۔ نواب کو پھانسی دینا چاہئے یا دریائے شور سے پار کسی جزیرہ رنگون وغیرہ مین بھیجدینا۔

٭ نواب صاحب کا خطاب نوابی گو گورنمنٹ کیطرف سے جو ملا تہا۔ وہ واپس لیا گیا۔ مگر بیگم صاحبہ والیہ بھوپال سے جنکو اپنی طرف سے عطائی خطاب نوابی کا اختیار حاصل ہے۔ انسے یہ خطاب واپس نہین لیا۔ اسی نقطہ سے ہم انکو اِس خطاب سے یاد کرتے ہین۔ جو لوگ اب انکو نواب کہنے سے رکگئے ہین۔ وہ اس بات کو نہین سمجھ سکے۔

موجودہ سلوک کے وجوہات جو ان حضرات نے از خود پیش کئے ہین ٭ - وہ رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۸ جلد (۸) اور اکثر اخبارون مین معہ جوابات درج ہو چکے ہین -

مزید برآن (جسکو وہ آیندہ کے لئے تجویز کر رہے ہین) کی وجوہات وہ یہ الزامات پیش کرتے ہین ٭٭ -

(۱) نواب صاحب نے بھوپال مین آٹھ یا نو خون بھی کئے یا کرائے ہین -

(۲) مسمے دین محمد کی معرفت مہدی سودان کو روپیہ بھجوائے ہین -

(۳) مجموعہ خطب - ہدایت السایل - ترجمان وہابیہ - اقتراب الساعۃ وغیرہ وغیرہ کتابین گورنمنٹ کے مخالف تصنیف کی اور انمین گورنمنٹ سے جہاد و بغاوت کی ترغیب دی ہے -

---

٭ وہ الزامات یہ ہین (۱) خرابی انتظام ریاست (۲) عام رعایا پر ظلم (۳) ملازمت مین مذہبی رعایت (۴) مذاہب رعایا (ہنود و شیعہ و حنفیہ) سے بیجا تعرض (۵) بندوبست مین بیجا تشدد (جسکے سبب سے سات ہزار آدمی جلاوطن ہو گئے ہین (۶) وہابی مذہب کی تائید و اشاعت وغیرہ وغیرہ اور اُنکے جوابات اکثر دیسی اور بعض انگریزی اخبارات کوہ نور - رفیق ہند - شفیق ہند - مفید عام نجم الاخبار - ریاض الاخبار - اردو گائیڈ - شحنہ ہند - موج نربدا - ٹریبیون - وغیرہ وغیرہ مین جنکی تعداد اخبار مخالفین نواب صاحب سے زیادہ ہے درج ہین - بھوپال کے اخبار دبیر الملک نے اپنے پرچہ ۱ جمادی الثانی ۱۳۰۳ ہجری مین اخبارات موافق و مخالف نواب صاحب کا موازنہ کرنے مین انصاف سے کام نہین لیا - بہت سے موافقین کو مخالفین مین شمار کر دیا ہے - اس امر کی تصدیق ناظرین کو اصل اخبارات یا اُن اخبارات کے ملاحظہ سے ہو سکتی ہے - جنمین ان اخبار پر ریویو کیا گیا ہے (جیسے شحنہ ہند و کوہ نور وغیرہ) - ان الزامات کے مقابلہ مین جو نواب صاحب کی حسن انتظامیان اور ریاست کی اصلاحین بیان کی گئی ہین اُنکی تفصیل شحنہ ہند یکم فروری ۱۸۸۶ع اور موج نربدا ۱۳ جون ۱۸۸۶ع مین ہے جو ملاحظہ کے لایق ہے -

٭٭ دیکھو اخبار مشیر قیصر مطبوعہ ۳۱ مارچ ۱۸۸۶ع و شوکت ہند وغیرہ -

بعض اسلامی بھائیون* نے اِس اخیر الزام (ترغیب جہاد و بغاوت) مین نواب صاحب بہادر بہوپال کے ساتھ انکے گروہ (اہلحدیث) کے اور اعیان و اشخاص کو بھی شامل کرلیا اور گورنمنٹ کو یہ نیک مشورہ دیا ہے کہ گورنمنٹ انکو بھی پکڑے اور سخت سزا دے۔

ایک# **اور** صاحب جو اپنے آپ کو ابو الدرجات فرماتے ہین (جس سے غالباً وہ اپنا صاحب درجات عالیہ بہشت یا اسلام ہونا مراد رکھتے ہون) اِس جرم بغاوت و فساد مین اس گروہ کے شامل ہونے پر یہ ایک روشن دلیل قایم کرتے ہین کہ مولانا اسمٰعیل شہید نے جہاد کیا ہے جنکی طرف اِس گروہ کا سلسلہ پہنچتا ہے۔

اِن+ **حضرات** نے یہ بھی لکھ مارا ہے کہ آج کل گورنمنٹ انگلشیہ سے جہاد کی ممانعت مین جو اِس گروہ کے لوگ رسایل و تحریرات شایع کرتے ہین۔ یہ صرف زبانی خوشامد اور خود غرضی اور رفع الوقتی ہے دل سے یہ لوگ گورنمنٹ سے جہاد کرنے کو اپنا فرض جانتے ہین۔ اور جو لوگ ہمارے گروہ (حنفی یا مقلدین) کے ہین انکے خیالون تک یہ مسئلہ جہاد کبھی نہین آیا۔ اور نہ کبھی بغاوت کا خیال انکے دماغ مین گذرا ہے۔ جہادی اور باغی صرف یہی لوگ ہین جو وہابی کہلاتے ہین۔ ہمارے اِن اعضا و اخوان کے اِن پرجوش بیانات و مزید برآن انکے تجویزات کو دیکھکر ہماری مہربان گورنمنٹ کا جوش مین نہ آنا اور موجودہ سلوک سے زیادتی کا قصد نہ فرمانا بلکہ کسیقدر ہمین تخفیف§ کو کام مین لانا گورنمنٹ کیطرف سے ہمارے افسوس و شکایت کو ملکیت اُٹھاتا ہے۔ بلکہ بجاے افسوس گورنمنٹ اور ہمدردان گورنمنٹ کے دلی شکریہ پر مجبور کرتا ہے

* دیکھو علیم الاخبار کلکتہ یکم مارچ ۱۸۸۶ء

دیکھو سراج الاخبار جہلم مطبوعہ یکم مارچ ۱۸۸۶ء

+ دیکھو علیم الاخبار کلکتہ و سراج الاخبار جہلم مطبوعہ یکم مارچ ۱۸۸۶ء

§ ہم نے سنا ہے کہ پہلے نواب صاحب اور بیگم صاحبہ کو ایک محل مین رہنے کا حکم نہ تھا۔ اب بحکم گورنمنٹ وہ دونو حضرت ایک محل مین یکجا رہتے ہین اور اس حکم گورنمنٹ کے بدل احسانمند ہین۔

کہ اُنھون نے نواب صاحب کی اندرونی اور اعضا کی شہادت کو انکے خلاف مین نہ سنا اور اسکو اُس مواد فاسد سے جو ایک عضو فاسد (موہوم و ماؤف) سے نکلتا ہے زیادہ نہ سمجھا۔

لہذا اس شکایت و افسوس کو ہم اپنے ہی اعضا فاسد کا حق سمجھتے ہین گورنمنٹ یا کسی عہدہ دار گورنمنٹ کو اس افسوس کا محل نہین ٹہرا سکتے۔ بلکہ بجائے افسوس اپنے مہربان وائسرائے لارڈ ڈفرن بالقابہ اور اپنے ملک پنجاب کے قدیم مربی سر لیپل گریفن کے تہ دل سے شکرگذار ہین کہ اُنھون نے ازراہ ترحم ہمارے نواب صاحب کو اس درجہ سزا تک نہین پہنچایا جس درجہ تک ہمارے بھائیون نے انکا پہنچانا تجویز کیا تھا۔

اِن کے اسی ترحم کی نظر سے ہم اپنے ان بھائیون کی شکایت بطور اپیل اپنے مہربان لارڈ ڈفرن اور سر لیپل گریفن کی خدمت مین پیش کرتے ہین اور ان سے امید رکھتے ہین کہ ہماری اس مضمون شکایت کو ٹہرکر وہ اور بھی ان بیانات سراپا بہتانات کو نظر قبول و اعتبار سے ساقط کرینگے اور اگر کسیقدر اور کسی قسم کا مخالفانہ اثر اُن بیانات کا انکے لوح خاطر پر جاگزین ہوا ہو تو وہ ملاحظہ اس مضمون کے بعد اُسکو محو فرماینگے۔ اور نواب صاحب بھوپال کو خصوصاً اور گروہ اہل حدیث کو عموماً اپنی سلطنت کا سچا خیرخواہ و پورا وفادار خیال کرینگے۔

وہ شکایت یا اپیل یہ ہی جسمین انکے الزامات نمبروار ذکر کر کے انکے جوابات دیے جاتے ہین۔

(۱) ہمارے بھائیون کا یہ لکھنا کہ نواب صاحب بھوپال نے آٹھ یا نو خون کئے یا کرائے ہین۔ ایسا سفید جھوٹ ہے۔ کہ اسکے بیان و اثبات کی ضرورت نہین ہے۔

نواب صاحب کے ایما یا سازش سے بھوپال مین ایک بھی خون ہو جاتا تو ہمارے بیدار مغز و تحقیق مجسم سر لیپل گریفن صاحب بہادر پر (جنکی اونے توجہ سے دیرینہ اور مشتبہ اور مخفی مقدمات خون اکبر علی و صلاح الدین کی حقیقت ظاہر ہوگئی)۔ اور ان لوگون کو سخت سزا دی گئی ہے اور انکے لایق و فایق آورده نواب عبد اللطیف خان صاحب بہادر سی۔ آئی ای۔ پر جو سابق نواب صاحب بھوپال کے کلی اور جزی امور مین در پے تفتیش و خلاف رہے خون مخفی نہ رہتا۔

(۲) ایسا ہی دین محمد کی معرفت مہدی سوڈان کو روپیہ بہجوانا سفید جہوٹ معلوم ہوتا ہے اس جہوٹ پر سچ کا شبہ ڈالنے کے لئے ہماری ملکہ قیصر ہند کے مشیر با تدبیر اپنی اخبار* مین فرماتے ہین کہ "اگر دین محمد چالاکی سے کابل کی جانب نہ بہگا دیا جاتا تو سزا کے ملنے مین کوئی شک نہ تھا"

ہم اپنے قیصر ہند کے مشیر کو مژدہ دیتے ہین کہ وہ دین محمد تہوڑے دن ہوئے ہین کہ لاہور مین گرفتار ہو گیا ہے اور اسکا مقدمہ زیر تحقیقات ہے - اس مقدمہ مین جسقدر نواب صاحب بہوپال کی سازش آپ ثابت کر سکتے ہین کرین - اور اسپر سزا مناسب دلوائین ہم بھی جہانتک ممکن ہے آپ کو مدد دینے کے لئے حاضر ہین - اور اپنے مہربان گورنمنٹ کے باغیون کو مدد دینے والون کے پہانسی پانی مین بدل خوش ہین دین محمد نے جو لاہور کے جوڈیشل عدالت مین اپنا جواب لکہا ہے وہ صاف مظہر+ ہے کہ وہ نواب صاحب بہوپال کا جانی دشمن ہے نہ راز دار اور وکیل - آیندہ عدالت کو اور آپ جیسے مشیران سلطنت کو اختیار ہے کہ ترغیب و ترہیب کے ذریعہ سے جو چاہین نواب صاحب کے مخالف دین محمد سے کہلا لین مگر یہ ملحوظ خاطر رہے کہ دین محمد کے سابق حالات§ اور عدالت بہوپال مین اسکے مقدمات ایسے ثابت

* دیکھو اخبار مشیر قیصر مطبوعہ ۲۶ فروری ۱۸۸۶ء جسمین بعینہ یہ الفاظ درج ہین -

+ ہم نے ایک واقف کار کی زبانی سنا ہے کہ اسسٹنٹ جوڈیشل لاہور کی عدالت مین دین محمد نے یہ بیان کیا تھا کہ مین گیلفورڈ صاحب کا فرستادہ ہون اور نواب صاحب بہوپال کے مخالف لفٹننٹ گورنر کا ثبوت بہم پہونچانے کو لاہور مین آیا ہون گو اس بیان دین محمد کی گرفتاری میں جس سے بذریعہ تار برقی اسکا حال دریافت کیا گیا تھا - تائید و تصدیق نہین کی مگر اس سے یہ بات تو بخوبی ثابت ہوتی ہے کہ دین محمد نواب کا دشمن ہے اور درپے مخالفت نہ انکا ہمراز اور وکیل -

§ دین محمد بہوپال کا باشندہ ہے پہلے ہندو (قوم کلال سے) تھا پہر مسلمان ہوا اور قدسیہ بیگم مرحوم کا (جنکی نواب صاحب اور رئیسہ سے مخالفت ہمارے معصر بہی مان چکے ہین) ملازم ہوا لوگونکو دہمکا کر اور مذہبی کا ڈر سنا کر روپیہ وصول کرنا اسکا پیشہ رہا ہے کہین اور طرح پر بہی روپیہ وصول کرتا رہا ہے چنانچہ رسالہ نصرت السنتہ بنارس مین اسکی نسبت ایک اشتہار اسی مضمون کا درج ہو چکا ہے کہ "وہ بنارس والونکا کچھ روپیہ مار کر چلا آیا ہے اسکی داؤں اور فریب سے لوگ بچین -"

ہو چکے ہین جنکی شہادت سے بحکم انصاف و قانون نواب صاحب کے خلاف مین اسکا کچھ کہنا لایق اعتبار و سماعت نہین ہے۔ کسی پولیٹکل مصلحت یا آپ جیسے مشیران سلطنت کی مشورت سے اسکو سچ مان لیا جاوے تو یہ امر دیگر ہے۔

(۳) تیسرا الزام جو ہمارے اسلامی بھائیون نے نواب صاحب بھوپال کے ذمہ لگایا ہے اسمین کسیقدر سچ ہے اور اکثر جھوٹ ملا دیا گیا ہو۔

سچ تو یہ ہے کہ انکے بعض تصانیف مین بعض عبارات بے شک ایسی درج ہین جو محل اعتراض ہین۔ اور اسمین جھوٹ ایک یہ ملایا گیا ہے کہ ان عبارات کو نواب صاحب کا کلام قرار دیا گیا اور اس سے نواب صاحب کا مخالف گورنمنٹ ہونا نکالا گیا ہے۔ حالانکہ وہ عبارات نواب صاحب کی اپنی نہین ہین۔ وہ کلام غیر ہے اور نواب صاحب کا اپنا کلام اسکے مخالف نواب صاحب کی تصانیف مین موجود ہے۔

دوم یہ کہ اکثر عبارات کا مطلب ایسا غلط قرار دیا گیا ہے جس سے گورنمنٹ کی مخالفت ثابت ہو۔ حالانکہ انکا صحیح مطلب اور ہے جس سے مخالفت گورنمنٹ کی بو تک نہین آتی۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹

ایک دفعہ اس نے نواب صاحب بھوپال کو بھولا بھالا اُلّو سمجھکر دھمکایا اور ایک عرضی کے ضمن مین یہ مضمون لکھکر پیش کیا کہ مجھے ایکہزار روپیہ دیدو ورنہ مین گرفن صاحب کے پاس تمہاری مخبری کر دونگا کہ انہون نے مجھے ایکہزار روپیہ دیکر مہدی سوڈان کے پاس بھیجا تھا اور ایکہزار روپیہ اور دینے کا وعدہ کیا تھا وہ ایکہزار روپیہ نہین دیئے۔ نواب صاحب نے اس عرضی کو عدالت فوجداری کے سپرد کیا جسپر بعد تحقیقات حسب ضابطہ وہ سزایاب ہوا ایک دفعہ اس سے پہلے بھی اُسنے ایسی حرکت کی تھی جسپر اسکو سزا ملی تھی۔ چنانچہ سررشتہ عدالت فوجداری بھوپال مین ان مقدمات کی مثلین موجود ہین۔ ان حالات و مقدمات سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ نواب صاحب کا کھلم کھلا دشمن ہے اسکی کوئی بات نواب صاحب کے مخالف اپنے بچاؤ کے لئے وہ خود بناوے یا کسی کی ترغیب و ترہیب سے کہے) لایق اعتبار و سماعت نہین اگر ریاست بھوپال کی وفاداری اور سررشتہ عدالت بھوپال کی راستی کا گورنمنٹ کو یقین و اعتماد ہو۔

سوم - یہ کہ بعض مطالب کو محض خلاف واقعہ تصانیف نواب صاحب کیطرف منسوب کیا گیا ہے اِن مطالب کا تصانیف نواب صاحب مین نام و نشان بھی نہین ہے - ہم اِن تینون قسم کی غلط بیانی اپنے اسلامی بھائیون کی بہ نقل و تفصیل اِن مطالب کے جو انکے ذمہ لگائے ہین بدلایل ثابت کرتے ہین اور اپنی مہربان گورنمنٹ اور عہدہ داران گورنمنٹ سے (اگر انہون نے کسی مطلب یا عبارت سے کچھ دہوکہ کہایا ہو) امید رکہتے ہین کہ وہ ہمارے بیان و دلایل کو توجہ سے ملاحظہ فرمائینگے -

سب سے پہلی کتاب جسمین گورنمنٹ سے جہاد و فساد کی رغبت دلانا نواب صاحب کے ذمہ لگایا گیا ہے - انکی کتاب دیوان خطب (یا موعظہ حسنہ ہے) اِس کتاب کی نسبت ہمارے اسلامی بھائیون نے گورنمنٹ اور بعض عہدہ داران گورنمنٹ کو یہ سمجھایا ہے کہ اِس کتاب مین نواب صاحب نے گورنمنٹ سے جہاد کرنیکی رغبت دلائی ہے اور اِس غرض سے اِس کتاب کو عربی زبان مین تالیف کیا اور مصر مین چھپوایا ہے کہ عرب و مصر مین گورنمنٹ کے مخالف جوش و اشتعال پیدا ہو -

اِس کتاب کی نسبت یہ کہنا تو سچ ہے کہ اسمین ایک خطبہ متضمن ذکر جہاد بھی تہا - باقی جو کچھ لکہا گیا ہے کہ وہ نواب صاحب کا کلام ہے اور اسمین گورنمنٹ سے جہاد کرنی کی ترغیب ہے اور عربی زبان مین وہ کتاب اِس غرض سے بنائی گئی اور مصر و عرب مین وہ اسواسطے چھپوائی گئی ہے کہ گورنمنٹ کے مخالف مصر مین اشتعال پیدا ہو - سب غلط و دروغ ہے -

اِس کتاب مین جو خطبے درج ہین وہ ایک شخص کا کلام نہین ہے - بلکہ مختلف اشخاص کے خطبے ہین - اور وہ خطبہ جسمین جہاد کا بیان تھا - مولانا اسمٰعیل شہید کا خطبہ تہا - مولانا اسمٰعیل شہید کا سکہون سے (انکی مذہب اسلام مین دست اندازی کے سبب) جہاد رہا - اِسی جہاد کی ترغیب کے لئے وہ خطبہ اُنہون نے بنایا تہا - گورنمنٹ انگلشیہ سے نہ اِنکا جہاد تھا - اور نہ اِس گورنمنٹ سے جہاد کا اِس خطبہ مین صراحتہً یا کنایتہً ذکر ہے - بلکہ اِس گورنمنٹ سے وہ جہاد کرنیکو ناجایز سمجھتے تھے -

اور یہ امر برملا کلکتہ مین کہہ چکے تھے - چنانچہ آنریبل سیّد احمد خان نے اپنے رسالہ جواب ڈاکٹر ہنٹر مین بیان کیا ہے اور وہ نمبر ا جلد ۸ مین بصفحہ (۲۶۶) اور اسکے حصہ انگریزی مین بصفحہ ( ) منقول ہوچکا ہے -

نواب صاحب بھوپال نے دستور قدیم علما کے موافق علما سالق کے خطبون کو جمع کیا تو انمین مولوی اسمٰعیل صاحب کے خطبون کو جنمین سے ایک خطبہ مین جہاد کا بھی ذکر تھا درج کر دیا - اور اس کتاب کو ہندوستان مین چھپوایا - اور (**اس خیال** سے کہ عام جہاد کا ذکر مسلمانون کی چھوٹی بڑی کتابون قرآن و حدیث فقہ وغیرہ مین موجود ہے جو ہر زمانہ مین بہ شرائط خاص (جو اسوقت یک قلم مفقود ہین) واجب العمل ہوتا ہے نہ بہر حال واجب - اور اس خطبہ مین خاص گورنمنٹ سے جہاد کا صراحتہً یا اشارۃً کچھ ذکر و ترغیب نہین ہے ✳ -) **اس کتاب یا خطبہ کو گورنمنٹ کے مخالف** نہ سمجھا - یار لوگون نے اسمین لفظ جہاد کا پایا جانا غنیمت سمجھکر بعض افسران گورنمنٹ کو نواب صاحب کیطرف سے بدظن کیا جسپر ۲۱ مارچ ۱۸۸۱ء کو **کرنیل بنرمن** صاحب بہادر پولیٹیکل ایجنٹ سیہور علاقہ بھوپال اس خطبہ کے سبب نواب صاحب پر معترض ہوئے - **نواب صاحب** نے اس کتاب کی سبھی کاپیون کو جو انکو اسوقت میسر آئین جمع کر کے کرنیل صاحب موصوف کے سامنے چاک کروا دیا اور جب **وہ نسخہ دوبارہ مصر مین چھپوایا** تو اسمین سے وہ خطبہ جسمین جہاد کا ذکر تھا بالکل **نکال دیا** - چنانچہ وہ کتاب مطبوعہ مصر اسوقت ہمارے سامنے موجود ہے اور جو چاہے اسکو ہم وہ کتاب دکھا سکتے ہین - اسمین اُس خطبہ جہاد کا کہین نام و نشان نہین ہے -

اس سے نواب صاحب کا فرمانبردار اور مخالفت گورنمنٹ سے بیزار ہونا ثابت ہوتا ہے نہ اہل اسلام کو بغاوت سکھانا اور گورنمنٹ سے جہاد کی ترغیب دلانا -

✳ دیوان خطب کے پہلے اڈیشن کا ایک نسخہ جسمین وہ خطبہ درج ہے ہمارے پاس بھی موجود ہے - جو چاہے ہم اسکو وہ خطبہ دکھا سکتے ہین - ہم نے چاہا تھا کہ اپنی دعوے کی تصدیق کے لئے اوس خطبہ کو نقل کرتے مگر اس خوف سے کہ ہم بھی اسکی نقل کے سبب ترغیب جہاد کا الزام لگایا جائیگا ہم نے اسکی نقل کرنا مناسب نہین سمجھا -

ہندوستان مین گورنمنٹ کے مقابلہ مین جہاد کی ترغیب دلانا اِس کتاب یا خطبہ کے طبع کرانے سے انکا مقصود ہوتا تو وہ اسکو عربی زبان مین (جسکو ہندوستان کے مسلمانون مین فیصدی ایک بھی نہین سمجھتا نہ چھپواتے بلکہ ٹھیٹھ ہندی مین اسکا ترجمہ طبع کراتے۔

مصر و عرب مین جوش پھیلانا اس سے مقصود ہوتا۔ تو مصر مین اسکو چھپوانے کے وقت وہ خطبہ متضمن جہاد اس مین سے نکال ندیتے

بلکہ ہندوستان مین بزبان عربی اور مصر مین بحذف خطبہ جہاد اِس کتاب کو چھپوانا قطعی شہادت دیتا ہے کہ اس کتاب کے طبع و اشاعت سے جہاد کی طرف رغبت دلانا ہرگز ہرگز انکا مقصود نہ تہا۔

اِس بیان سے ناظرین با انصاف کو یقین ہو سکتا ہے کہ طبع و اشاعت دیوان خطب کے سبب نواب صاحب پر ترغیب جہاد کا الزام قایم نہین ہو سکتا۔ اور اِس کتاب کی نسبت جو ہمارے بہائیون نے بعض عہدہ داران گورنمنٹ کو سمجھایا ہے وہ بجز اس امر کے کہ اِسکے پہلے اڈیشن مین عام جہاد کا ذکر بھی تہا) اور سب دروغ اور خلاف واقعہ ہے۔

دوسری کتاب جسکی اشاعت کے سبب نواب صاحب پر ترغیب جہاد و بغاوت کا الزام قایم کیا گیا ہے اُنکی کتاب ہدایۃ السایل ہے

(۴۸) اِس کتاب کے نسبت ہمارے بہائیون نے گورنمنٹ کو یہ سمجھایا ہے کہ اِسکے صفحہ سے اوتک نواب صاحب نے یہ ترغیب دی ہے کہ "انگریزونکو عرب سے نکال دیا جاوے یا انکو قتل کیا جاوے یا مسلمان بنایا جائے"۔ اور اسکے صفحہ ۹۴ سے صفحہ ۱۰۴ تک بجواب چند سوالات یہ ثابت کیا ہے کہ "ہندوستان دار الحرب ہے" "مسلمانون کے جو شہر کافرون کے ہاتھ مین ہین انکو بزور شمشیر اُن سے چہوڑانا مسلمانوپر واجب ہے۔ مسلمانون کا کافرون کے شہرون مین رہنا۔ اور انکی ملازمت کرنا۔ اور انسے دوستی رکہنا۔ اور ان کے قوانین کو عدل کہنا کفر ہے"۔ اور اسی قسم کی اور باتین انگریزون کے حق مین لکھی ہین کہ مزید بران متصور

نہین جیسے لفظ "شیطان" "خبیث" وغیرہ وغیرہ۔

اس کتاب کی نسبت بھی یہ کہنا تو سچ ہے کہ یہ مضامین اسمین درج ہین مگر یہ سچ نہین ہے کہ وہ مضامین نواب صاحب نے خود لکھی ہین۔ اور نواب صاحب کی غرض اِن مضامین کو مشتہر کرنے سے یہ ہے کہ انگریزون کے برخلاف مسلمانون مین اشتعال پیدا ہو۔ وہ مضامین غیر ہین۔ نواب صاحب محض انکے ناقل ہین۔

پہلا مضمون جو ہین صفحہ ۸۸ سے صفحہ ۹۱ تک منقول ہے سید حسن بن جلال یمنی کا ہے اور اسکے رسالہ بانیان کا ترجمہ۔ چنانچہ ہدایۃ السایل کے صفحہ ۹۱ سطر ۱ مین اسکا نام مع حوالہ بھی موجود ہے۔

دوسرے مضامین جو صفحہ ۹۴ سے صفحہ ۱۰۴ تک منقول ہین وہ سید عبد الباری یمنی کے رسالہ سیف تبار کا لفظ بلفظ ترجمہ ہے انکا ذکر و حوالہ گو ہدایۃ السایل مین نواب صاحب نے نہین دیا۔ مگر اپنی دوسری کتاب "عبرۃ" مین جسکو ہدایۃ السایل سے تیسرے سال ۹۴ھ مین اونہون نے چھپوایا اور اسمین بصفحہ ۱۰۴ اصل عبارت سیف تبار کو نقل کیا ہے اسکا نام لیا اور حوالہ دیا۔ یہ دونو اصل رسالے (بانیان۔ اور سیف تبار) بھی ہمارے پاس موجود ہین۔ اور جو چاہے اسکو ہم دکھا سکتے ہین۔

نواب صاحب کا ان رسایل کو ترجمہ کرکے اپنی کتاب ہدایۃ السایل مین نقل کرنا اور اوسکے ساتھ اپنی کسی قسم کی رائے موافق یا مخالف ظاہر نکرنا بعینہ ایسا ہے جیسا ہمارے ان ہی نکتہ چین بھائی اخبار نویسون کا مہدی سوڈان کے اشتہارات و خطوط کو یا روس کے مخالف کار روائیون کو اپنے اخبارون مین درج کرنا۔ اور اُسپر اپنی کسی قسم کی رائے ظاہر نکرنا ہے۔ جسکو کوئی ترغیب جہاد و بغاوت نہین کہتا۔

نواب صاحب کی غرض اِن مضامین کو اپنی کتاب مین درج کرنے سے ہمارے قیاس و تجربہ و کالشنش کی شہادت سے صرف اپنی جامعیت اور ہمہ دانی اور ہر مسئلہ مین حاضر جوابی کا

اظہار رہے۔ اسکے سوائے اِس سے اُنکی کوئی غرض گورنمنٹ کے مخالف یا موافق نہین ہے اِس قسم کی بلا تحقیق (دبلا تائید تردید) مضامین کے اُنکی کتابون مین درج ہونے کا **ایک سبب اور بھی** ہے جسکو ہم آزادی اور راست بازی سے ظاہر کرنا چاہتے ہین۔ اور نواب صاحب اور اونکے مقلد دوستون سے اسکے بیان سے پہلے معافی مانگ کر یہ استدعا کرتے ہین کہ وہ ہم کو اِس سبب کے اظہار و بیان مین حق گو و معذور سمجھین۔ طاعن و مخالف نواب صاحب خیال نکرین نواب صاحب ہمارے مہربان دوست ہین مگر حق اونسے بھی زیادہ دوست ہے لہذا ہم اُنکے پاس خاطر سے حق کو نہین چھوڑ سکتے۔

وہ سبب یہ ہے

کہ نواب صاحب کو اپنے تصانیف مین تحقیق و تدقیق کا التزام نہین صرف جمع و تالیف انکو پیش نظر رہتی ہے۔ لہذا وہ ہر قسم کے مسایل کو محقق ہون۔ خواہ غیر محقق مناسب و ضروری ہون خواہ غیر مناسب و غیر ضروری اپنی تصانیف مین درج کر دیتے ہین۔ یہ امر صرف ان ہی مسایل مین نہین پایا جاتا جنکو گورنمنٹ سے تعلق ہے۔ بلکہ بعض مذہبی اور علمی مسایل مین بھی انکا یہی حال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انکے ہم عصرون اور ہم چشمون (مولوی عبد الحی صاحب لکھنوی وغیرہ علماء) نے اُنکی تصانیف پر سخت نکتہ چینی کی ہے اور انکے بعض مسایل مین غلطی و تحقیق سے مخالفت ایسی ثابت کر دکھائی ہے کہ اسکو نواب صاحب نے بھی مان لیا ہے اور صاف لکھدیا ہے کہ ہم صرف ناقل ہین ہم کو اِس سے بحث نہین کہ فلان امر مین حق و صحیح کونسا قول ہے۔ جب بعض علمی اور مذہبی مسایل مین اُنکا بلا تحقیق اقوال غیر کو نقل کرنے کا یہ حال ہے تو اِن مسایل مین جنکو گورنمنٹ اور پولیٹکل حالات سے تعلق ہے اُنکا اقوال غیر کو بلا ارادہ قدح نقل کرنا کون سے تعجب و اعتراض کا محل ہے۔

پولیٹکل معاملات اور ملکی حالات اور وقتی ضروریات و غیر ضروریات سے تو ہمارے نواب صاحب محض سادگی اور ناواقفی مین مبتلا ہین اور ایسے مضامین کے نتایج سے بالکل

ناآشنا۔ لہذا اِن مسایل کے نقل بلاتحقیق ہین وہ اور بھی معذور رکھے جانے کے مستحق ہین اور اُنکی اشاعت سے اُنپر یہ گمان کہ وہ اسمین ترغیب لبغاوت و فساد کی نیت رکھتے ہین بالکل صحیح نہین ہے۔

اسپر ایک روشن دلیل جسکی تسلیم سے کوئی منصف مزاج انکار نہ کرسکے یہ ہے کہ ہی کتاب ہدایت السایل ہین اور جو اسکے بعد اونہون نے کتابین تالیف کی ہین مسایل مذکورہ بالا کے مخالف یہ مسایل بھی اُنہون درج کئے ہین۔

۹۴ (۱) ہندوستان کے بلاد دارالاسلام ہین نہ دارالحرب (جس سے سبھی مسایل مندرجہ صفحہ لغایت صفحہ ۱۰۴ انکتقلم رد ہوتے ہین۔

(۲) برٹش گورنمنٹ سے ہندوستان کے تمام رؤسا اور رعایا کا ہمیشہ کے لئے معاہدہ دوستی ہوچکا ہے۔ لہذا ہندوستان کے کسی شخص کو برٹش گورنمنٹ سے جہاد کرنا اور اس معاہدہ کو توڑنا جایز نہین ہے۔

(۳) جو غدر ۱۸۵۷ء مین برٹش گورنمنٹ سے مفسدون نے سلوک کیا وہ فساد تہا نہ جہاد۔

(۴) ہندوستان کو دارالحرب سمجھنے والون کو بھی اس ملک مین رہکر گورنمنٹ سے مخالفت کرنا جایز نہین ہے۔

(۵) اسوقت جہاد کی شرطین بالکل مفقود ہین۔ لہذا ملک ہند مین کلکتہ سے پشاور تک اور سندہ سے دکہن تک کوئی شخص برٹش گورنمنٹ سے جہاد نہین کرسکتا۔

(۶) برٹش گورنمنٹ عادل ہے۔ اور خیرخواہ امن جوئے عامہ خلایق ہے۔ وغیرہ وغیرہ

کتاب ہدایتہ السایل مین بصفحہ (۱۳۰) آپنے یہ چوالیسوان سوال لکھا ہے کہ اسلامی ریاستین جو ہند مین ہین جیسے حیدرآباد دکن و بہوپال وغیرہ دارالحرب ہین یا دارالاسلام پھر اسکے جواب مین یہ ثابت کیا ہے کہ یہ بلاد اور جملہ بلاد ہندوستان دارالاسلام ہین نہ

دار الحرب اور اسپر کتب فقہ کے متعدد اقوال و عبارات نقل کرکے اُنکے خاتمہ مین بصفحہ ۱۳۳ بطور نتیجہ یہ لکھا ہے کہ "چون ہندوستان عموماً و ریاست اسلامیہ خصوصاً نزد امام اعظم دار الحرب نیست بنا بر علی ذلک ہجرت ہم ازینجا واجب نخواہد بود کہ از لیس فلیس × × × × وفی الحال مختار و فتواے مشاہیر فقہاء حنفیہ ہند مثل علمائے دہلی و رامپور و بھوپال وجز آن ہمین است کہ مملکت ہند خصوصاً ریاسات اسلامیہ آن دار الاسلام است نہ دار الحرب بعض معاصرین نوشتہ اند للاحتیاط ان تجعل ہذہ البلاد دار الاسلام وان کانت السلاطین فی الظاہر ہولاء الشیاطین والله اعلم"

اور کتاب مواید العواید مین بصفحہ ۴۷ احادیث ممانعت غدر کو بسط و تفصیل سے نقل کرکے آپ نے فرمایا ہے "فقہ این احادیث کبیرہ بودن غدر و نقض عہد ہست خواہ با مسلمان باشد یا نا مسلمان و ہمین است مختار جمہور اہل علم و برین است عمل اہل اسلام قدیماً و حدیثاً - و ازینجا ست کہ ملوک و سلاطین و رؤسا باہر کہ از اہل دولت و حکومت معاہدہ دوستی و مہادنہ عدم حرب و جنگ آن میکنند در حفظ آن عہود و مواثیق تا آخر زمان میکوشند و نقض آنرا خلاف شرع اسلام و منافی انصاف و داخل گناہ بزرگ و بیوفائی میشناسند و این معاہدہ کہ میان ملوک و رؤسا صورت می بندد رعایائے آن ریاست نیز در آن بدلالت تضمن و التزامی داخل می باشند و ایفائے آن عہد واجب است بر ذمہ ہمہ ایشان گو ذکر عہد رعایا در وقت آن معاہدہ نیامدہ باشد چہ رئیس معاہد گویا از طرف ہمگنان عہد مے بندد نہ از طرف ذات خود تنہا و معاہدہ و مہادنہ او عین اقرار و اعتراف تابعان اوست دیدہ باشی کہ در زمان غدر ہند لشکریان دولت برطانیہ منحرف شدند و آنچہ کردند براہ نادانی کردند اما رؤساء ہند ہمچنان بمعاہدہ

* اس قسم کے الفاظ سے بھی ہمارے اسلامی بھائی نواب صاحب کا باغی ہونا نکالتے ہین مگر یہ نہین سوچتے کہ یہ کسکے الفاظ ہین اور نہ یہ سوچتے ہین کہ مذہب کے لحاظ سے وہ حضرات خود انگریزون کو کیا سمجھتے ہین - ہم گمان نہین کرسکتے کہ وہ انکو دل سے ایسا نہ سمجھتے ہون - اور دین حق پر جانتے ہون پھر انکا دوسرے کے حق مین اِن الفاظ کے سبب زبان طعن دراز کرنا کب مناسب ہے -

خود استوار ماندند و ہمین است شاہان شان ایشان و در خور و حکم دین و ایمان ایشان و ہر کہ خلاف
آن کردہ و بکند وے نہ تنہا نزد حکام محب جرم قرار یافتہ و یا بد بلکہ در دین خود نیز غادر و ناقض
عہد و ناکث عقد و مرتکب کبیرہ باشد و آنچہ در پاداش آن روز محشر ببیند ما ورا داین آفت است
پس گویا کہ اینکس ہم درین جہان خود را از بند ایمان و عدل بیرون کردہ و ہم آن جہان را بر خود
فاسد ساختہ و چون معنے مدت عہد در وفا بعہد و عدم غدر در شرع معتبر است پس بر ذمہ
ہمت ہر معاہد خواہ رئیس کدام ریاست باشد یا رعوی کدام دولت واجب است کہ تا آن
مدت معہود اندیشہ نقض عہد معقود بخاطر نگذرانند و ظاہر آن است کہ عہود و مواثیق روساء ہند
با دولت برطانیہ نسلاً لعبد نسل و بطنا لعبد بطن معقود شدہ است و بہ مسایل چند مربوط گشتہ کہ
در عہدنا مہاے ہر واحد از انہا مبسوط است پس این زمرہ امرا و جماعہ رؤسا را کہ معاہد
اند باین عہود مضبوط و موبد ہرگز نمے رسد کہ سر مواز مواثیق و اعترافات محررہ مقبولہ طرفین برگردند
و خود را بشکستن این اقرارات و اختیار غدرات و ایثار جہادات و نحو آن رسوائی دنیا و
آخرت گردانند و بپاداش آن در ہر دو جہان خوار و بیمقدار گردند"

اور اسی کتاب (مواید العواید) مین بصفحہ ۳۴ آپ نے لکھا ہے مناقب جہاد
در راہ خدا کہ در قرآن و کتب دین وارد است ثبوت فضیلت و ترتب اجر موعود آن
منوط است بحصول شرائط و احکام صادقہ آن ورنہ چنین جہاد کہ امروز عامہ مسلمین آنرا
سبب فوز خود بہ نجات و بلوغ بدرجہ شہادت کبرے گمان مے کنند فتنہ بیش نیست و
احدے از اہل علم و معرفت بغیر لعیت اسلام بسوے آن نرفتہ چنانچہ در زمانہ برگشتگی افواج
و عساکر دولت انگلشیہ در مملکت ہند جمیعے از رایان و نوابان و دیگر مردم برخاستند
و با حکام فرنگ معرکہ حرب و ضرب آراستند و بیہودہ خیال کردند کہ این جہاد است و نوبت
تا آنجا رسید کہ زنان و طفلان بیچارہ را پارہ پارہ ساختند و باتش غم و غصہ سوختند
حالانکہ این حرکت بے برکت ایشان محض خلاف شرع اسلام بود و ہر کہ امروز آنچنان کند

کہ آنہا در زمان غدر کردند حکم او ہمان حکم آن کسانست چہ اہل علم اختلاف دارند در آنکہ ہندوستان بعد از در آمدن در قبضۂ اقتدار حکام انگریزی دار اسلام است یا دار حرب فتوئے حنفیہ آن است کہ دار اسلام است و چون بر اسلام باقی ماند جہاد دران لغیے چہ بلکہ گناہے از گناہ وکبیرہ از کبائر باشد و نزد بعضے کہ دار حرب است مثل علماء دہلی و ہر کہ موافق ایشان درین مدارک و مفاہیم است پس نزد وے نیز جہاد درین ملک با احدے خواہ حکام انگلشیہ باشند یا غیر ایشان ہرگز روا نیست بجہت آنکہ تا از دار حرب ہجرت گزیدہ رحل اقامت در مملکت دیگر از دیار اسلام نیندازند در سرزمین دار الحرب نشستہ جہاد کردن مذہب احدے از مسلمانان قدیم و حدیث نیست علاوہ آن از برای جہاد شرط نخستین بیعت کردن است با کسی کہ او صاف امامت بر وجہ کمال داشتہ باشد و اہل حل و عقد آنرا پسند کنند و مردم دانشمند صاحب رائے امامت او را قبول دارند و بعد از بیعت بر دست او اگر دیگرے دعوے امامت کند باغی و واجب القتل باشد و دران معرکہ زن و طفل را نکشند و این ہمہ شروط در زمان غدر مذکور یک قلم مفقود بود و تا زمان حاضر و وقت موجود نیز معدوم است پس بر بنائے شریعت اسلام ہیچکے را از مسلمانان ہند درین مملکت جہاد نمودن بلکہ اندیشۂ آن در خاطر گذرانیدن نمے رسد۔"

اور کتاب روض خصیب مین بصفحہ ۱۸۷ آپنے لکھا ہے۔ "پس بالیقین میتوان گفت کہ امروز در مملکت ہند از کلکتہ تا پشاور و از گجرات سندھ تا دکن مثلاً در چہار دانگ کسے نباشد کہ معتقد جواز جہاد و قتال با دولت برٹش خواہد بود زیراکہ شروط این عمل کبیر درین وقت درین کشور مفقود است و اجتماع آن شروط و ضوابط در مردم این روزگار خیلے دشوار مے نماید۔"

اور کتاب ترجمان وہابیہ مین جسکو ہمارے بھائیون نے نواب صاحب کی بغاوت پر ایک دلیل ٹھہرایا ہے۔ آپ نے بصفحہ ۱۰۷ اخبار تیرہوین صدی آگرہ سے نواب عبداللطیف

خان سی آئی - ای کا اور اپنا گورنمنٹ سے بغاوت کی ممانعت مین رسایل تالیف کرنا اور ہندوستان کو دار اسلام کہنا نقل کر کے بصفحہ ۲۷ کہا ہے کہ مینے جو اپنی کتابون مین مطابق مذہب حنفیہ ہندوستان کو دار الاسلام لکہا اور فقدان شرایط جہاد کا اسکے مین ذکر کیا ہے جسکا حوالہ تیرہوین صدی مین دیا گیا ہے - یہ تحریر میری قبل از اطلاع کے ہے اوس بحث پر جو کلکتہ مین ہوئی اور اسمین مولوی عبد اللطیف خان صاحب بہادر سی آئی اے نے کوشش فرمائی اور سید احمد خان صاحب بہادر نے نکتہ چینی ڈاکٹر ہنٹر صاحب مین کتاب بنائی کیونکہ اس ریاست بھوپال مین آجتک بحث مذہبی کا کسی قوم کے ساتھ چرچا نہین ہے کہ ریاست اور اہالی ریاست کو دوسری بلاد کی بحث پر اطلاع یا شوق دیکہنے ایسی کتب کا ہو بلکہ مینے اس سنہ ۱۲۹۰ ہجری مین بضرورت ملکی نکتہ چینی مذکور وغیرہ کو دیکہا اور طرف اخبار مذکورہ کی رجوع کیا - اسلئے تحریرات مذکورہ کو موافق منشا اہل اسلام عموماً اور اہل حدیث کے خصوصاً پایا -

× × × × × × × × × × × ×

ہ اسی طرح جو ایک کتاب عبرة . نام دربارہ جہاد و ہجرت بزمانہ جنگ روم و روس لکہی تہی اوسمین بہی واسطے ایقاع جہاد کے وہی شرایط مذکور ہین جنکا وجود اس زمانہ مین مفقود ہے - بلکہ ایک کتاب دوسری مین جسکا نام اکلیل ہے مثلاً یہ بات عربی عبارت مین اپنے اوستاذ الاستاذ مرحوم قاضی محمد بن علی شوکانی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے کہ اقل درجہ عدل کا واسطے امام کے یہ ہے کہ مثل سرکار برٹش کے اسباب رفاہ عام مین کوشش کرے اور خیر خواہ و امن جوے عامہ خلایق ہو - اور بصفحہ ۳۷ کہا ہے معہذا تہمت وہابیت اور جہاد علماء حدیث پہ خواہ فتنہ گر ہون یا متاخرین محض خیال خام ہے کوئی دانشمند تجربہ کار معاملہ فہم ہرگز اسبات کو قبول نہین کرسکتا ہے کہ سوائے ان طایفون کے جو علم کامل سے جاہل اور تحقیق صحیح سے عاطل مین کوئی شخص بہی اہل علم و معرفت سے ایسا دعوے کہ سرکار سے جہاد کرنا مذہب اسلام مین حالت موجودہ بالخصوص

فرض ہے یا اِس وقت مین شروط جہاد موجود ہین" اور اِس مین بصفحہ ۷۹ کہا ہے - اور "جسطرح سید احمد خان بہادر نے بجواب ڈاکٹر ہنٹر صاحب مسئلہ جہاد کی تقریر کی ہے ہم نے قبل از اطلاع کے اوس تقریر پر انکار مذہب باغی کا اپنی کتاب ہدایۃ السایل مین اولاً اور کتاب وصف خصیب مین ثانیاً اور بڑا گناہ ہونا عہد شکنی کا اور جایز نہونا جہاد کا ہندوستان مین کتاب موائد العوائد مین ثالثاً اور حال وہابیون کا تواریخ علماء عیسوی سے کتاب تاج مکلل مین رابعاً لکہا ہے جسکا حاصل یہ ہے کہ یہ بغاوت جو ہندوستان مین بزمانہ غدر ہوئی اسکا نام جہاد رکہنا اون لوگون کا کام ہے - جو اصل دین اسلام سے آگاہ نہین ہین اور ملک مین فساد ڈالنا - اور امن کا اوٹھانا چاہتے ہین - جب تک کوئی شخص متصف بہ صفات امام شرعی نہو اور سب منتظمان و عقلاء ملک کا اوسپر اتفاق نہو اور وہ خاص قریشی ہو دوسری ذات کا آدمی نہو اور سب اوسکو قبول کرین اور اوسکی اطاعت اپنے حقمین مین فرض جانین اور سب شرایط دعوت اسلام اور جزیہ و جہاد کے موجود ہون اوسوقت جہاد ہو سکتا ہے - سو اِن صفات کا امام سیکڑون برس سے دنیا مین مفقود ہے - اور وہ شرایط بالکل معدوم - مجرد موجود ہونے مسئلہ جہاد سے باوجود معدوم ہونے شروط جہاد کے کتب اسلام مین کوئی مسلمان جہادی وہابی باغی نہین ہو سکتا"

اِسی مضمون کی عبارات اِنکی اور تصنیفات مین بہی درج ہین جو بخوف طول منقول نہین ہوئین اِن عبارات و مسایل کو دیکہکر کس و ناکس کو بشرطیکہ اُنکو نواب صاحب یا اُنکے گروہ اہلحدیث سے تعصب و عناد نہو یقین حاصل ہو سکتا ہے کہ جو عبارات و مسایل گورنمنٹ کے مخالف اِنکی کتاب ہدایۃ السایل مین رسالہ بانیان وسیف تبار سے منقول ہوئے ہین اِنکی نقل سے اِنکی غرض گورنمنٹ کے مخالف مسلمانون مین جوش پہیلانا اور بغاوت کی ترغیب دلانا ہرگز نہین ہے - اور نہ نواب صاحب کا دلی اعتقاد اِن مسایل کے مطابق ہے - نواب صاحب کا دلی اعتقاد اِن مسایل کے موافق ہوتا اور اِنکی نقل

واشاعت سے جوش پھیلانا اور بغاوت کی ترغیب دلانا انکا مقصود ہوتا تو اسکی غرض و مقصود کا خلاف اس کثرت و تعدد و زور و شور کے ساتھ انسے عمل مین نہ آتا۔ اسی کتاب ہدایۃ السائل مین اور سالہا سال اسکے بعد متعدد کتابون مین ان مسایل کے مخالف مسایل کو (جنمین گورنمنٹ کی اطاعت اور اس سے مخالفت کی ممانعت پائی جاتی ہے) ہندی عربی فارسی اُردو زبان مین وہ مشتہر نہ کرتے۔ اور اس ذرا سی موہوم وخیالی اشتعال کو وہ اسقدر متواتر پانی ڈالکر نہ بوجہاتے۔

انکی ان عبارات و مسایل سے (جو ہم نے انکی تصنیفات سے نقل کئے ہین) صاف اور یقینی طور سے ثابت ہوتا ہے کہ انکا دلی اعتقاد وہ نہین ہے جو ایک دو دفعہ بضمن کلام غیر انکی قلم سے نکل گیا ہے۔ بلکہ انکا دلی اعتقاد یہی ہے جو سالہا سال سے بکرات و مرات انکے دل و زبان و قلم سے نکل رہا ہے۔ اور ان مسایل بانیان وسیف تبار کی نقل سے انکا مقصود ترغیب بغاوت نہین ہے بلکہ اس سے مقصود صرف اظہار جامعیت و ہمہ دانی و ہر مسئلہ مین حاضر جوابی ہے یا بغیر کسی غرض کے محض سادگی و نتایج کلام سے بے خبری و عادت عدم تحقیق و بے ضبطی کے سبب انکی قلم سے وہ مسایل غیر نکل گئے ہین۔ ہماری اس تجویز اخیر (عدم تحقیق و بے ضبطی) کا موید ہم کو انکی کتاب العُبرہ فی مسایل الجہاد و الہجرہ کا ایک فقرہ تحریر تجویز ہذا کے بعد مل گیا ہے جسکو ہم اپنی تائید و تصدیق کے لئے نقل کرتے ہین۔ آپ اس کتاب مین بصفحہ (۱۳۹) ہندوستان کے دار الحرب یا دار الاسلام ہونے مین مختلف اقوال محدثین فقہاء نقل کر کے فرماتے ہین۔ مُیرے نزدیک یہ مسئلہ مشتبہ مسایل سے ہے جسکا حکم ایسے طور پر ظاہر نہین ہوا جس سے سینہ مین ٹھنڈک حاصل ہو۔ اور دل کی

> وعندی ان هذه المسئلة من المشتبهات التی لم یظهر حکمها علی وجه یحصل منه ثلج الصدر و یذهب به عطش الفواد ولنا فی تردد تها فی هدایة السائل الی ادلة المسائل

مقیدا بالمذھب الحنفی الدال علی ان بلاد الھند دیار الاسلام وکتبھا فی موضع اخر علی طریقۃ اھل الحدیث الدالۃ علی انھا دیار الکفر وجمعت ھنا بین الضب والنون ولم اقطع بشئ من ذلک (العبر)

پہلے دو رہو یہی وجہ ہے - کہ تم مجھے دیکھتے ہو کہ مینے ہدایۃ السایل مین حنفی مذہب کا پابند ہوکر لکھا ہے کہ ہند دار الاسلام ہے - اور جگہہ محدثین کے (بعض محدثین دہلی کو مراد رکھتے ہین - جنکے اقوال نقل کئے ہین - نہ کل محدثین کو) طریق پر اسکا دار الکفر ہونا بیان کیا ہے اور اس مقام (عبرہ) مین مینے گہہ اور مچھلی (دو نوقسم اقوال) کو جمع کردیا ہے اور کسی قول کی صحت کا یقین نہین کیا۔"

اس عبارت مین ہماری اس تجویز کی صریح تائید ہے - اور اس امر کی پوری تصدیق کہ ہمارے نواب صاحب کو نقل اقوال غیر مین تحقیق حق کا التزام نہین ہے - اور آپ اپنی تصانیف مین اقوال غیر مخالف اعتقاد کو بھی نقل کردیا کرتے ہین پھر ان مسایل کو جو رسالہ بانیان سیف تبار آنہون نے نقل کئے ہین انکا دلی اعتقاد سمجھنا اور انکی اشاعت سے انکی بغاوت کا نتیجہ نکالنا کیونکر انصاف ہو سکتا ہے - بالجملہ ان عبارات کے سبب نواب صاحب پر بغاوت کا الزام قایم کرنا کسی وجہ سے صحیح نہین ہے - ہان عدم تثبت بے ضبطی ناواقفی وغیرہ وغیرہ علمی الزام جو قایم کرو سو لایق تسلیم ہے و بس

ہمارے ایک اسلامی بھائی کارسپانڈنٹ علیم الاخبار کلکتہ مطبوعہ یکم فروری سنہ ۱۸۸۶ء نے نواب صاحب کی ان آخری عبارات و مسایل متضمن خیرخواہی و اطاعت گورنمنٹ کی نسبت اس اخبار کے صفحہ (۲) مین یہ رائے ظاہر کی ہے کہ "یہ مسایل و عبارات ڈر کے مارے اور اسوقت لکھی گئی ہین - جبکہ نواب صاحب کا انگریزون سے جہاد کی اشتعالک مین کتابین تصنیف کرنا - اور انکو ہندوستان مین کم اور روم و عرب مین زیادہ شایع کرنا گورنمنٹ کو جنرل ڈیلی وغیرہ سرکاری عہدہ دارون کے ذریعہ سے معلوم ہو گیا تھا - اس امر پر مولوی صدیق حسن نے اطلاع پاکر پہلی کتابون کے مخالف لکھنا شروع کیا اور اپنے ہم مشربون کو بھی بھوپال آگرہ و لاہور مین (اس سے شاید اشاعۃ السنۃ کیطرف

شمارہ ۱۰) جہاد کی برائی لکھنے پر مامور کیا"

پھر بحکم "دروغ گو را حافظہ نباشد" یہ بات بھولکر اس اخبار کے صفحہ ۸ مین اسکا خلاف کیا - اور یہ کہدیا کہ "یہ مسایل وعبارات اس بلا (سنراوادہ حال) کے خوف سے لکھی اور لکھوائی گئی تھین - جسکے سامنے ہونیکا دس برس پیشتر سے ان کو یقین ہوچکا تھا"

ایک اور صاحب درجات عالیہ بہشت کارسپانڈنٹ سراج الاخبار اپنے کلام منقول سابق مین عموماً اہلحدیث کے حق مین فرما چکے ہین - کہ "انکی تحریرات متضمن ممانعت جہاد صرف زبانی خوش آمد ہے - دل سے یہ لوگ گورنمنٹ سے جہاد کرنے کو فرض جانتے ہین - انکی رائے کے مطابق نواب صاحب کی پہلی عبارات ہدایتہ السایل (جو رسالہ بانیان وسیف تبار سے منقول ہین) دل سے ہین - اور یہ آخری عبارات ومسایل (جو ہم نے انکی تصانیف سے نقل کئے ہین) صرف زبان سے - اور اسپر مولوی اسمعیل کا جہاد شاہد ہے"

اس اپیل مین ان حضرات کے مغالطات وافتراءات کا جواب دینا بھی ضروریات سے ہے

پہلے حضرت کا یہ کہنا کہ نواب صاحب نے انگریزون سے جہاد کی ترغیب واشتعال مین کتابین تصنیف کر کے ہندوستان مین کم اور ممالک روم وعرب مین زیادہ شایع کی ہین سراپا دروغ بے فروغ ہے - جس قدر * ممالک روم مصر وعرب مین نواب صاحب کی کتابین شایع ہوئی ہین انمین ایک کتاب بھی ایسی نہین ہے - جسمین انگریزون سے جہاد کی ترغیب ہو -

* قسطنطنیہ مین نواب صاحب کی یہ کتابین چھپی ہین - جنکو مہتمم الجوائب نے خود بلا درخواست وترغیب نواب صاحب اپنے ذاتی فایدہ کے لئے چھاپا ہے - بلغہ درعلم لغت - لقطۃ العجلان در تاریخ - نشوۃ السکران در علم ادب (لشریحہ) علم الخفاق در علم اشتقاق مصر مین جو کتابین آپنے چھپوائی ہین - انکی فہرست یہ ہے - فتح الباری شرح صحیح البخاری - تفسیر فتح البیان مع تفسیر ابن کثیر - نزل الابرار در علم ادعیہ واذکار نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار - خلاصہ اسماء الرجال - رسالہ وصایا ابن عربی - رسالہ بشارت براعمال صالحہ کتاب احکام مستورات - الروضۃ الندیہ شرح الدر البھیہ"

اس شخص کو اپنے دروغ پر ثبات و قیام اور ہمارے جرح و اعتراض پر غیرت و شرم ہو تو وہ کم سے کم اِن کتابون مین ایک کتاب ایسی بتاوے جسمین انگریزون سے جہاد کا ذکر ہے۔

اور اسکا یہ کہنا کہ یہ حال جنرل ڈیلی وغیرہ کی معرفت گورنمنٹ پر کہل گیا۔ تب نواب صاحب نے اپنی سابق تصنیفات کے برخلاف گورنمنٹ سے جہاد کی ممانعت مین کتابین تصنیف کین اول تو محض دروغ ہے۔ جنرل ڈیلی رزیڈنٹ یا کرنل بنرمن پولیٹکل ایجنٹ کی معرفت صرف خطبہ جہاد کے سبب جسمین انگریزون کا ذکر و نشان تک نہین نواب صاحب پر اعتراض ہوا تھا۔ مضامین ہدایۃ السایل وغیرہ پر کچھ اعتراض نہین ہوا تہا۔ یہی وجہ ہے کہ معافی قصور اشاعت خطبہ جہاد مین (جو ۱۲ مارچ ۱۸۸۱ء کو بواسطہ کرنل بنرمن ہوئی تھی) معافی قصور اشاعت ہدایۃ السایل کو داخل نہین سمجہا گیا چنانچہ ایک سرکاری تحریر سے معلوم ہوتا ہے۔ اسمین یہ فقرہ صاف طور پر بھی درج ہے کہ "۱۸۸۱ء مین گورنمنٹ کو اس کتاب (ہدایۃ السایل) کے وجود اور اسکی کیفیت کا علم نہ تہا"۔ پہر اس شخص کا یہ کہنا کہ گورنمنٹ کو مضامین ہدایۃ السایل کا علم ہوا تب نواب صاحب نے اسکا خلاف چھاپنا شروع کیا دروغ نہین تو کیا ہے۔؟

ثانیاً یہ بات صحیح و راست ہے تو یہ محل تعریف ہے نہ موجب شکایت و مذمت۔ اس سے نواب صاحب کا فرمانبردار گورنمنٹ ہونا ثابت ہوتا ہے کہ جب انکو اُن مضامین کا مخالف منشار گورنمنٹ ہونا معلوم ہوا تب اُنہون نے حسب منشار گورنمنٹ ان مضامین کا خلاف مشتہر کرنا شروع کیا۔ اس سے پہلے ان مضامین کو اُنہون نے مخالف گورنمنٹ نہین سمجہا اور نادانستگی و ناواقفی سے انکو درج کتاب کیا تہا۔ اس صورت مین اُنہون نے گویا اپنی سابق چال سے جسکو مخالف گورنمنٹ قرار دیا گیا رجوع کیا اور تہوڑے نقصان کے بدلے بہت نفع پہنچایا۔ پہر اس کارروائی لائق تعریف کے مذمت کرنا اور اطاعت گورنمنٹ کو تقیہ قرار دینا مفسدہ و مغالطہ نہین تو کیا ہے۔

اور اسکا یہ کہنا کہ آگرہ و بھوپال و لاہور کے ہم مشربان نواب صاحب نے

بہی تب ہی سے ممانعت جہاد مین کچھہ کچھہ لکہنا شروع کیا ہے یہ بہی دروغ بے فروغ ہے -

اگرہ وبہوپال کے ہم مشربان نواب صاحب کی تحریرات سے توہم واقف نہین - لاہور مین انکا ہم مشرب اِس قسم مضامین شایع کرنے والا ایک رسالہ اشاعة السنتہ ہے اسکی نسبت یہ گمان سراپا بہتان ہے - نواب صاحب پر اشاعت خطبہ جہاد کے سبب اعتراض تو ۱۸۸۱ء مین ہوا تہا - اور اشاعة السنتہ اس سے تین سال بیشتر ۱۸۷۹ء سے اِس قسم کے مضامین شایع کر رہا ہے کہ گورنمنٹ انگلشیہ سے اسکی موجودہ حالت امن و آزادی پر جہاد جایز نہین ہے - (دیکہو فہرست مواضع ممانعت جہاد رسالہ اشاعة السنتہ جو اخبار سِول ملٹری گزٹ و اخبار تیلی جنسر (انگریزی جرنل انجمن پنجاب لاہور) مطبوعہ ۲۱ دسمبر ۱۸۸۵ء مین مشتہر ہو چکی ہے) بلکہ اس سے بہی چار برس اور بیشتر ۱۸۷۶ء مین ایڈیٹر اشاعة السنتہ رسالہ اقتصاد فی مسایل الجہاد تالیف کر چکا ہے جسمین قرآن وحدیث اور فقہی دلایل سے ثابت و مدلل ہے کہ اِس گورنمنٹ سے مسلمانون کا ہند کے ہون خواہ روم یا عرب کے مذہبی جہاد جایز نہین - اور اسی سال پنجاب کے عام اہلحدیث نے بذریعہ ایک عرضداشت اپنی عقیدت اطاعت گورنمنٹ کا اظہار کیا تہا جسپر گورنمنٹ کیطرف سے اسکی تایید وتصدیق مین ایک سرکلر بہی جاری ہوا تہا - جو اشاعة السنتہ نمبر ۹ جلد ۸ مین منقول ہو چکا ہے - بالجملہ عموماً پنجاب اور خصوصاً لاہور کے ہم مشربان نواب صاحب کا وفادار و فرمانبردار گورنمنٹ ہونا اور اُنکی تحریرات کا دلی سچائی سے اطاعت گورنمنٹ کیطرف لوگون کو بلانا اور فساد و بغاوت گورنمنٹ سے ہٹانا نواب صاحب پر اعتراض ہونے سے سالہا سال پہلے گورنمنٹ کو ثابت ہو چکا ہے اور اسپر سرکاری چٹہیات و اعزازنامون کی شہادت موجود ہے - پہر اشاعة السنتہ کی نسبت یہ گمان کہ وہ تب ہی سے مضامین ممانعت جہاد شایع کر رہا ہے جب سے نواب صاحب کا حال کُہلا ہے بہتان نہین تو کیا ہے ہمارے بہائیون کو ایسی اکاذیب کی تحریر سے شرم آنا چاہیے وہ شرم نکرین تو ہمارے

* کہنا لینا ہوئی تو ہم اس مضمون کے خاتمہ پر بہی اس فہرست کو نقل کرینگے

ملکی ریفارمر اخبارون کے اڈیٹر ان اکاذیب کو اپنی اخبارون مین درج کرنے سے شرم کرین اور ایسے مضامین کی اشاعت سے اپنی اخبارون کو گورنمنٹ اور عام حق پسند اشخاص کی نظرون مین ساقط الاعتبار نہ بناوین۔

اور اسکا یہ کہنا کہ نواب صاحب کا تحریرات مانع جہاد کا شایع کرنا اس موجودہ سزا کے خوف سے تہا جسکے سامنے ہونیکا دس برس پیشتر انکو یقین ہوگیا تہا۔ اسکا دروغ ہونا اُسکے پہلے بیان سے ثابت ہے۔ اور جو اِس پہلے بیان کے جواب مین لکہا گیا ہے۔ وہ بہی اِسکے دروغ ہونے پر کافی دلیل ہے۔ اِس سے علاوہ اِسکے دروغ ہونے پر ایک اور روشن دلیل پیش کیجاتی ہے جسکی تسلیم سے کسی منصف غیر متعصب کو اِنکار کی گنجایش نہو وہ یہ ہے۔ کہ جن عبارات رسالہ سیف تبار کو ہدایۃ السایل مین درج کرنے پر نواب صاحب کا دس برس پیشتر یقین سزا کرنا اور اِس سزا کے دفعیہ کے لئے آخری عبارات متضمن خیرخواہی گورنمنٹ شایع کرنا اس بدگمان نے تجویز کیا ہے وہ عبارات نواب صاحب کے رسالہ عُبرۃ مین (جو ہدایۃ السایل کے تین برس بعد ۹۴؁ہجری مین طبع ہوا ہے) درج ہین۔ نوابصاحب اِن عبارات کو مخالف گورنمنٹ سمجہتے اور انپر سزا پانے کا خوف ویقین رکہتے۔ اور اُسکے دفعیہ کے درپے ہوتے تو ان عبارات کو رسالہ عبرہ مین دوبارہ درج نہ کرتے۔ دس سال پیشتر کی مآل اندیشی اور پیش بندی اور چالاکی اور زمانہ سازی کا یہ مقتضا ہرگز نہین ہے کہ اُن دس مین سے تین سال گذر جانے کے بعد اِس پیش بندی کا خلاف کرین اور جس بات پر مواخذہ کا یقین کرکے اِسکے دفعیہ کے درپے ہون۔ وہی بات پہر عمل مین لاوین۔ بلکہ اس تکرار و اعادہ سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ اِن عبارات کے اشاعت کو خلاف منشاء گورنمنٹ ہرگز نہ سمجہے تہے۔ اِس کی سزا کا یقین کرنا۔ اور اُسکے دفعیہ مین کوشش کرنا کجا۔ محض سادگی در رفتار زمانہ سے ناواقفی و نتایج کلام سے

بے خبری و نقل اقوال غیر مین عدم تحقیق و بے ضبطی کے سبب وہ انکو شایع کئے ہیں۔

دوسرے حضرت کے جواب مین ہم اس سے زیادہ کہنا مناسب نہین سمجھتے کہ اگر کسی فعل یا قول مین باوجود امکان نیک نیتی کے بلاوجہ بدنیتی کا گمان جایز ہے تو آپ کے مخالفین آپکی نسبت بلکہ اس اخبار کی نسبت جسکے آپ کارسپانڈنٹ ہین۔ بلکہ عام اخبارات کی نسبت جنکے اڈیٹر حنفیہ وغیرہ مقلدین ہین یہ کہہ سکتے ہین کہ جو مضامین خیرخواہی گورنمنٹ اُنکی تحریرات مین وقتاً فوقتاً درج ہوتے ہین وہ سب زبانی حساب کتاب ہے دل سے یہ لوگ گورنمنٹ انگلشیہ کے سخت مخالف ہین اور اس سلطنت کے زوال کے بدل خواہان ہین۔ خدا نکرے اگر اس سلطنت سے کسی اسلامی سلطنت (خصوصاً سلطان روم کا جسکو یہ لوگ اپنا خلیفہ برحق سمجھتے ہین اور انکے نام کا جمعہ وعیدین مین خطبہ پڑھتے ہین) مقابلہ ہو جاوے۔ تو یہ لوگ سب کے سب گورنمنٹ سے باغی ہو جاوین اور مخالفین گورنمنٹ کو مدد دین اِسکے جواب مین جوبات آپ اور آپکے احباب کہہ سکتے۔ اور اِسکے ذریعہ سے اپنے مضامین و اعترافات خیرخواہی کا دل سے ہونا ثابت کرسکتے ہین۔ وہی بات نواب صاحب آپکے جواب مین کہہ سکتے ہین۔ اِس بات کا جواب ترکی بترکی تو یہ تہا کہ ہم غدر ۱۸۵۷ء کے مفصل حالات بیان کرتے اور اِن حضرات مولوی صاحبان وخانصاحبان کے جو اِس غدر کے بانی مبانی تھے۔ اور وہ آپ ہی کے ہم مذہب وہم مشرب تھے۔ اہلحدیث انمین کم سے کم ایک بہی نہ تہا تفصیلی فہرست لکھتے جس سے آپ کو یقین ہوتا کہ جوبات آپ اہل حدیث کی نسبت صرف اپنے خیال سے کہتے ہین وہ آپ کے گروہ مین بشہادت واقعات پائی جاتی ہے۔ مگر ہم اپنے مقام اصلاح یا ریفارمیشن کیطرف نظر کرتے ہین تو وہ تفصیل لکھتے ہوئے شرماتے ہین۔ خدا تعالے آپ لوگون کو بہی شرم عطا کرے۔ اور یہ خیال نصیب کرے کہ ہم اپنے اُن پرچون مین جو محض بغرض اصلاح جاری ہوئے ہین۔ کیون فساد انگریز مضامین درج کرتے اور اہل اسلام